مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

حضرت المحقق علامہ شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

فقیہ اہلبیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

(جلد ۱۸)

مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ

فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین - سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

نام کتاب	:	مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ
جلد	:	۱۸
تالیف	:	محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ
ترجمہ وتحشیہ	:	فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی، سرگودھا، پاکستان
کمپوزنگ	:	غلام حیدر (میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل:03465927378)
طباعت	:	میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی
ناشر	:	مکتبۃ السبطین۔ سیٹلا ئٹ ٹاؤن سرگودھا
طبع اول	:	جمادی الاول ۱۴۳۴ھ - اپریل ۲۰۱۳ء
ہدیہ	:	۲۵۰ روپے
تعداد	:	۱۱۰۰

ملنے کے پتے

اسلامک بک سینٹر

مکان نمبر 362-C، گلی نمبر 12، G-6/2

اسلام آباد۔ فون: 051-2602155

معصوم پبلیکیشنز بلتستان

ملٹھو کھا، علاقہ کھرمنگ، سکردو، بلتستان

موبائل: 0346-5927378

ای میل: maximahaider@yahoo.com

مکتبۃ السبطین

۲۹۶/۹۔ بی بلاک، سیٹلا ئٹ ٹاؤن، سرگودھا

علیہ وآلہ وسلم کے حمایتی کو غصہ آیا اور اس نے دوسرے (بنی امیہ کے حمایت کار) کا چہرہ بگاڑ دیا ہے۔ اس (حمایتی رسولؐ) پر کچھ (حد وغیرہ) ہے؟ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے والی سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے دوسرے لوگوں سے پوچھا ہے اور انہوں نے کوئی جواب دیا ہے۔ گورنر نے کہا کہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اپنی بات فرمائیے (اور اس بات کو چھوڑیے کہ دوسروں نے کیا کہا ہے؟) امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تب میں نے کہا کہ جو شخص یہ گمانِ فاسد کرتا ہے کہ (امت میں سے) کوئی بھی شخص فضل وکمال میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [1] جیسا ہے۔ اسے قتل کر دیا جائے اور اسے زندہ نہ چھوڑا جائے .... چنانچہ حاکم نے اس شخص کو قتل کرا دیا۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۷

جو شخص حضرت امیر علیہ السلام یا ائمہ اہل بیتؑ میں سے کسی امامؑ کو گالی دے وہ واجب القتل ہے اور امن کی حالت میں عام ناصبی کا بھی یہی حکم ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جو شخص حضرت امام علی علیہ السلام کو بہت گالیاں دیتا ہے آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: بخدا! اس کا خون بہانا حلال ہے بشرطیکہ تم اس کی وجہ سے کسی بریٔ الذمہ (اہل ایمان تک) اس کے اثر کو نہ پہنچاؤ (کہ دشمنِ علیؑ کو قتل کرو اور وہ لوگ جواب میں کسی بے قصور مومن کو قتل کر دیں)۔ راوی نے عرض کیا کہ آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ہمیں اذیت پہنچاتا ہے؟ فرمایا: کس بات میں؟ راوی نے عرض کیا کہ آپؑ کے بارے میں! یعنی آپؑ کا تذکرہ (بُرے لفظوں میں) کرتا ہے! راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا اس شخص کا حضرت امام علی علیہ السلام کی ذات میں کچھ حصہ ہے؟ (یعنی ان سے محبت کرتا ہے؟) عرض کیا کہ ہاں وہ اس کا قائل ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے۔ فرمایا: پھر اسے نہ چھیڑو۔ (الفروع، العلل، التہذیب)

---

[1] اس حدیث شریف اور اس جیسی بیسیوں حدیثوں کی روشنی میں ان لوگوں کو اپنے فاسد نظریہ پر نظرثانی کرنی چاہیے جو حضرت امیر علیہ السلام کو ہر لحاظ سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر جانتے ہیں اور مساواتِ مطلقہ کے قائل ہیں بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو آپؐ سے بڑھاتے ہیں۔ جبکہ خود حضرت امیر علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادنیٰ غلام ہونے پر فخر کرتے تھے۔ فتدبر و تشکر۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سلیمان عامری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کو میں نے حضرت امیر علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہوئے سنا ہے؟ اور ان سے برأت بھی ظاہر کرتا ہے؟ فرمایا: خدا کی قسم اس کا خون بہانا حلال ہے۔ لیکن ان کا ایک ہزار تمہارے ایک کے برابر نہیں ہے۔ لہٰذا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ (تاکہ اس کے ردعمل سے بچ سکو)۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود عبید بن زرارہ سے اور وہ (زرارہ سے) اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ایسی محفل میں بیٹھے جس میں ائمہ (اہل بیتؑ) میں سے کسی امامؑ کو گالیاں دی جا رہی ہوں اور یہ بدلہ لینے کی قدرت رکھتا ہو مگر بدلہ نہ لے۔ تو خدا اسے دنیا میں ذلت و رسوائی کا لباس پہناتا ہے اور آخرت میں اسے عذاب کرے گا اور اس پر ہماری معرفت کا جو احسان کیا ہے وہ اس سے سلب کر لے گا۔ (روضۂ کافی)

۴۔ نیز باسناد خود محمد بن مرازم سے اور وہ اپنے باپ (مرازم) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ مقام حیرہ سے ابوجعفر دوانیقی کے پاس سے (واپس مدینہ جانے کے لئے) نکلے۔ اور رات کے اوائل میں سالحین کے مقام پر پہنچے تو وہاں حکومت کا چنگی والا موجود تھا۔ اس نے ہمیں آگے جانے سے روک دیا۔ میں اور مصادف آپؑ کے ہمراہ تھے ہم نے عرض کیا کہ آقا! یہ ایک کتا ہے جس نے آپؑ کو اذیت پہنچائی ہے۔ آپؑ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اسے قتل کر کے نہر میں پھینک دیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے مصادف! خبردار! ایسا نہ کرنا۔ الغرض رات کا اکثر حصہ گزر گیا تب اس شخص نے ہمیں وہاں سے گزرنے کی اجازت دی۔ اس وقت امام علیہ السلام نے ہم سے فرمایا: یہ بات اچھی ہے یا وہ جو تم نے کہی تھی؟ ہم نے عرض کیا کہ یقیناً یہ بات بہتر ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا (بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی چھوٹی ذلت سے نکل کر بڑی ذلت میں داخل ہو جاتا ہے (لہٰذا بڑے حزم و احتیاط سے قدم اٹھانا چاہئے)۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن فرقد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ناصبی[1] (پکے دشمنِ آل محمدؐ) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ حلال الدم ہے (اس کا خون مباح ہے) لیکن مجھے تمہارے بارے میں (ردعمل کا) اندیشہ ہے۔ لہٰذا اگر اس پر دیوار گرا سکو یا اسے دریا میں غرق کر سکو تاکہ تمہارے خلاف کوئی گواہی نہ دے تو بے شک ایسا کرو۔ پھر عرض کیا کہ اس کے مال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس قدر مل سکے اسے برباد کرو۔ (علل الشرائع)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ خمس کے باب میں ناصبی کے معنٰی کی وضاحت کی جا چکی ہے! اور کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴ از ابواب محارب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۸

اس شخص پر حد قذف کا جاری کرنا ضروری نہیں جس کے منہ سے سبقت لسانی کی وجہ سے قذف وغیرہ نکل جائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص کے منہ سے انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں کچھ کلمات نکل جاتے ہیں تو آیا خدا اس سے ان کا مؤاخذہ کرے گا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے اجل و اکرم ہے کہ اپنے بندہ پر اس طرح دروازہ بند کرے (اور اسے بالکل مجبور کر دے)۔ (روضۂ کافی)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عقبہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اے زانیہ! تو؟ فرمایا: اس پر حد (قذف) جاری کی جائے گی۔ اور ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی۔ فرمایا: اور اگر اس نے سبقت لسانی سے بلا قصد و ارادہ ایسا کہا ہے۔ تو پھر جدائی نہیں ڈالی جائے گی (اور حد بھی جاری نہیں ہوگی)۔ (التہذیب والفقیہ)

۱۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کوتاہ اندیش فسادی ملا ناصبی کے معنی سنی کرے تو اس کی آگاہی کے لئے اس قدر وضاحت کی جاتی ہے کہ محبت اہل بیتؑ ہر سنی و شیعہ مسلمان کے اسلام کا جزء ہے۔ جیسا کہ مولانا الطاف حسین حالی بارگاہ رسالتؐ میں عرض کرتے ہیں ؎

ایمان جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے　　وہ تیری محبت تیری عترت کی ولا ہے

بلکہ ناصبی اس بدبخت اور ننگ اسلام کو کہا جاتا ہے جو قرآنی آیات اور نبوی ارشادات سے منہ موڑ کر اہل بیتؑ نبوتؐ (بارہ امام بشمول جناب خاتون قیامت علیہا السلام) سے کھلم کھلا دشمنی رکھے اور ان کو گالیاں دینا کار ثواب سمجھے اور موقع ملے تو ان کے قتل سے بھی دریغ نہ کرے۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے یہ سخت احکام ایسے بدبخت لوگوں سے متعلق ہیں فلا تغفل۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو آگ لے کر آیا اور اسے ایک قوم کے گھر میں بھڑکایا اور پھر اس سے گھر اور اس کے مال ومتاع کو جلایا۔ فرمایا: پہلے اس سے گھر اور اس کے سامان کی قیمت وصول کی جائے گی اور پھر اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (قرب الاسناد)

باب ۴

محارب کے دیس نکالے کی حد کیا ہے؟ اور ناصبی کی حد؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حنّان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشادخداوندی ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ...... الآیة﴾ فرمایا: اس شخص کے ساتھ نہ خرید وفروخت کی جائے، نہ اسے پناہ دی جائے اور نہ ہی اسے صدقہ وخیرات دیا جائے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادخود عبیداللہ مدائنی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ محارب (راہزن) کو کس طرح دیس نکالا دیا جائے گا؟ اور اس کے دیس نکالے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: وہ جس شہر میں رہتا ہے اسے وہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکالا جائے گا۔ اور اس شہر کے حاکم کو لکھا جائے کہ یہ دیس نکالا ہوا شخص ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ کوئی نہ اٹھے نہ بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ شادی بیاہ کی جائے، اور نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے اور پئے۔ چنانچہ ایک سال تک برابر اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے ...... اور اگر اس جگہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ جائے تو وہاں کے حاکم کو اسی طرح آگاہ کیا جائے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ دار الشرک میں داخل ہونا چاہے تو؟ فرمایا: اگر ایسا کرے گا تو ان لوگوں سے جدال وقتال کیا جائے گا (کہ وہ اسے کیوں داخل ہونے کی اجازت دے رہے ہیں)۔ (ایضاً)

۳۔ دوسری روایت جو بسند اسحاق (عبداللہ بن اسحاق) حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: ایک سال تک اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا تاکہ توبہ کرے۔ دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ اگر وہ مشرکین کی سرزمین میں داخل ہونا چاہے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ تفسیر عیاشی میں باسنادخود زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ...... الآیة﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ایسے محارب (ڈاکو) سے نہ بیع وشرا کی جائے، نہ اسے کھانا کھلایا جائے اور نہ ہی اسے صدقہ دیا جائے (تاکہ ذلیل

وخوار ہو کر توبہ کرنے پر مجبور ہو جائے)۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۷ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں اور ناصبی کے حکم پر بھی اور کچھ اس کے بعد باب القصاص میں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

جسے پھانسی دی جائے اس کا تین دن سے زیادہ دیر تک تختۂ دار پر لٹکانا جائز نہیں ہے بلکہ چوتھے دن اسے اتار دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور پھر دفن کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ایک شخص کو بمقام حیرہ (نزد کوفہ) تین دن تک تختۂ دار پر لٹکائے رکھا اور چوتھے دن اسے اتارا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر اسے دفن کر دیا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے جس کو سولی دی جائے اسے تین دن کے بعد تختۂ دار سے اتارا جائے گا۔ اور اسے غسل دیا جائے گا (اور نماز جنازہ پڑھ کر) دفن کر دیا جائے گا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱ باب ۴۹ از احتضار میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

جو لوگ بدعتوں کی دعوت دیں ان کا قتل کرنا؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب محمد بن عمر بن عبد العزیز کشی اپنی کتاب الرجال میں باسناد خود محمد بن عیسیٰ بن عبید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فارس بن حاتم کا خون بہانا مباح قرار دیا اور جو اسے قتل کرے اس کی جنت کی ضمانت دی۔ چنانچہ جنید نامی ایک شخص نے اسے قتل کیا۔ یہ فارس بڑا فتنہ پرور شخص تھا جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتا تھا اور انہیں بدعت کی طرف دعوت دیتا تھا۔ ایک بار وہ امام علی نقی علیہ السلام کے پاس سے نکلا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ فارس ہے جو میری طرف نسبت دے کر لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے اور بدعت کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اس کا خون هدر ہے۔ اور جو شخص اس کے وجود سے راحت پہنچائے تو میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ (رجال کشی)